السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دجال کہاں ظاہر ہو گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دجال کا ظہور مشرق کی جانب سے ہو گا۔

جیساکہ آپ علیہ السلام نے شرور وفتن کی جگہ فرمایا ہے الفتنة ہاہنا ''ترجمہ: ''فتنہ اِدھر ہے'' (صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، حديث 3279. صحيح ابن حبان: 24/15) اور آپ نے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔ یہ مشرق میں خراسان سے نکلے گا اور پھر اصفہان سے شام و عراق کے درمیان جریزہ میں آئے گا اور اس کا ہدف مدینہ منورہ میں پہنچنا ہو گا کیونکہ یہ شہر نبی علیہ السلام البشیر والنذیر کا شہر ہے۔ وہ چاہے گا کہ اس شہر کے رہنے والوں پر اپنا تسلط جمائے، لیکن اس کا اس میں داخلہ حرام ہے وہ اس میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''اس مدینہ کے ہر دروازے پر فرشتے ہوں گے، اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔'' (صحيح بخاري، ابواب فضائل المدينة، باب لا يدخل المدينة، حديث 1879، 1881. مسند احمد بن حنبل: 43/5) الغرض! یہ دجال شام و عراق کے درمیان سے ظہور کرے گا اور اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس کی پیروی کریں گے، یہی اس کے لشکری ہوں گے۔ اور یہودی اللہ کی بدترین مخلوق ہیں اور یہ دجال سب سے بڑھ کر گمراہ ہو گا، تو یہودی ہی اس کا اتباع کریں گے، اس کو ٹھکانہ دیں گے اور اس کی مدد کریں گے بلکہ مسلح لشکری ہوں گے، اور لوگ بھی ہوں گے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا! ثابت قدم رہنا۔ (مسند احمد بن حنبل: 181/4، المستدرک للحاکم، 575/4، 537) (اللہ ہمیں ثابت قدم رکھے) کیونکہ معاملہ انتہائی حساس اور خطرناک ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''جو دجال کا سنے تو وہ اس سے دور رہے، قسم اللہ کی، ایسے بھی ہو گا کہ آدمی اس کے پاس آئے گا اور وہ اپنے متعلق سمجھتا ہو گا کہ وہ صاحب ایمان ہے مگر اس (دجال) کے پھندے میں پھنس جائے گا، اس لیے کہ اس کے شبہات ہی کچھ اس قسم کے ہوں گے۔'' (المعجم الكبير للطبرانى: 221/18، حديث 551) آدمی سمجھتا ہو گا کہ یہ مجھے گمراہ نہیں کر سکتا اور میں اس سے متاثر نہیں ہوں گا، لیکن وہ اس پر اپنے شبہات اس انداز سے ڈالے گا کہ بالآخر اس کا متبع ہو جائے گا۔ اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 55

محدث فتویٰ